نمبر ۲۲

قولہ تعالیٰ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَہْلِ الْکِتٰبِ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ

ترجمہ: اے مسلمانو نہ تمہاری آرزوؤں پر اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر فیصلہ ہوگا جو برائی کرے گا بدلہ پائے گا

رسالہ موسومہ

بہشتی اور دوزخی کی پہچان

مرتبہ

حضرت مولینا مولوی احمد علی صاحب

المشتہر شعبۃ التالیف والاشاعۃ لانجمن خدام الدین

دروازہ شیرانوالہ لاہور

محرم ۱۳۶۹ھ

مقبول عام پریس ریلوے روڈ لاہور میں باہتمام مولینا مولوی احمد علی صاحب پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر دروازہ شیرانوالہ سے شائع کیا

بار ہفتم ایک ہزار

ہدیہ ۲/-

خلاصۃ المشکوٰۃ

ھدیہ ۸ع/

ALMARIFAT

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

ضروری تمہید

برادران اسلام! قدرتِ خداوندی نے مخلوقات میں بے انتہا قسموں کی چیزیں پیدا کی ہیں اور ہر ایک چیز کی صورت۔ سیرت۔ خاصیت علیحدہ علیحدہ بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس ان گنت مخلوقات میں سے ایک چیز کو دوسری سے علیحدہ کرنے والے یہی اسباب ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ ایک قسم کی چیزوں میں سے ہر ایک کو دوسری سے الگ کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ علامتیں مقرر کر دیں۔ مثلاً دیکھئے حیوانات میں سے اونٹ۔ گائے۔ بھینس۔ بھیڑ۔ بکری علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں۔ پھر ایک قسم کے جانوروں میں سے ہر ایک کی علیحدہ پہچان ہے۔

کوئی سفید - کوئی سیاہ - کوئی سُرخ - دیکھنے والا ظاہری ڈیل ڈول اور وضع قطع کو دیکھ کر حکم لگاتا ہے - اور وہ حکم صحیح اور واقعے کے مطابق ہوتا ہے - مثلاً بظاہر وضع قطع بھینس کی ہے - تو بھینس ہی کہیگا گائے کی ہے تو گائے ہی کہیگا - یہ نہیں ہو سکتا کہ شکل بھینس کی ہو اور اندر سے بکری ہو - یا بظاہر گائے ہو اور اندر سے گدھا ہو - یا مثلاً نباتات میں دیکھئے - یہ ناممکن ہے کہ ایک درخت پر پھول اور پھل تو انار کا نظر آئے اور حقیقت میں آم ہو - یا پھول - پھل اور پتے تو آم کے ہوں اور واقعہ میں جامن ہو +

ایک قیاس

جو قاعدہ اوپر آپ سمجھ چکے ہیں - اِسی پر مسلمان کو بھی قیاس کر لیجیئے - مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں - نیک اور بد - اچھا اور بُرا - بھلا مانس اور بدمعاش - مؤمنِ کامل اور ناقص - قانونِ اسلام کا پابند اور مخالف - اِن ناموں میں سے جو چاہیں آپ کہدیں بہر حال قسمیں دو ہی ہیں - جس طرح یہ نہیں

کہا جا سکتا کہ ایک چیز سیاہ بھی ہے اور سفید بھی۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ ایک ہی شخص نیک بھی ہو اور بد بھی۔ مؤمن بھی ہو اور مُشرک بھی۔ اسلام کے قانون کا پابند بھی ہو اور مخالف بھی۔ ان میں سے ایک ہی چیز ہو سکتی ہے دونوں کا جمع ہونا ممکن نہیں ؛

قانونِ خداوندی

اللہ تعالےٰ نے قرآنِ حکیم میں ایک فیصلہ فرمایا ہے۔ قولہٗ تعالےٰ۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ! ترجمہ۔ جو بد معاش ہیں وہ کیا سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کے ساتھ نیکوکاروں کا سا سلوک کرینگے؟ اُن کی زندگی اور موت اِن جیسی ہو گی؟ (اگر اِن کا یہ خیال ہے) تو یہ کیسا بُرا فیصلہ کیا ہے! - (سورۃ الجاثیہ رکوع ۲ - آیت ۱۰) ؛

اِس فیصلے سے معلوم ہونے کے بعد اگر ہم چاہیں کہ اُس دربارِ شاہنشاہی میں عزت پائیں۔

تو ہمارا فرض ہے کہ اُس کے نازل کردہ قانون [قرآن حکیم (جس کی شرح احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں)] کی پابندی کریں۔ اپنے مُنہ میاں مِٹھّو کہلانے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان موجود ہے:۔ "لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَ لَآ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْکِتَابِ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِهٖ"

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! نہ تمہاری آرزوؤں اور نہ یہود و نصاریٰ کی آرزوؤں پر فیصلہ ہو گا۔ (بلکہ) جو بھی بُرائی کریگا اُس کی سزا پائیگا۔

انسان کی گفتار و کردار سے پتہ چل سکتا ہے اگر اقوال و افعال میں نیکی پائی جاتی ہے تو یہ فیصلہ ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں بھی اسلام کی عزّت ہے اور سچّا مسلمان ہے۔ اور اگر عادات و اطوار میں اسلام کی مخالفت کا رنگ غالب ہے تو یہی کہا جائیگا کہ اِس شخص کے دل میں اسلام کی عزّت نہیں۔ خدا تعالےٰ کا خوف نہیں ہے۔

موضوعِ رسالہ

یہ چھوٹا سا رسالہ اسی لئے ہدیۂ ناظرین ہو رہا

ہے تاکہ ہم اپنے اقوال و اعمال کو اس آئینہ میں دیکھ کر پرکھ لیں کہ ہم قانون الٰہی کے موافق یا مخالف میں سے کس فہرست میں آسکتے ہیں۔

اِزالۂ غلط فہمی

اس رسالے میں دوزخیوں اور بہشتیوں کی علیحدہ علیحدہ علامات ذکر کی گئی ہیں۔ تاکہ مسلمان اپنے اندر بہشت میں لے جانے والے اخلاق و اعمال پیدا کریں۔ اور دوزخ رسید کرنے والی بد اعمالیوں سے اپنے آپ کو بچائیں۔ لیکن ایک بات کا لحاظ رہے کہ اگر جذبۂ توحیدِ خداوندی ایک شخص کے دل میں موجود ہے۔ تو وُہ مشرکین و کفّار کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہیگا۔ اللہ تعالےٰ چاہے تو ایسے شخص کو دوزخ میں بھیجے بغیر ہی گناہ معاف فرما دے اور سیدھا جنّت میں بھیجدے اور اگر چاہے تو گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے دوزخ میں ڈال دے۔ اور سزا بھگتنے کے بعد بہشت میں داخل کر دے۔

معذرت

ہمارا مقصد قانونِ الٰہی کی اشاعت ہے۔ اِس مختصر سے رسالے میں کتاب و سنّت سے چند ایسے اوصاف کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ جن پر صراحۃً رحمت (جنّت) یا غضب (دوزخ) کا اظہار ہوا ہے۔ اِس قسم کی تمام دفعات کا ذکر اِس مختصر سی عرضداشت میں ناممکنات میں سے ہے۔ لہٰذا مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ (ترجمہ۔ جو چیز ساری حاصل نہ ہو سکے۔ جتنی ممکن ہو اتنی ہی پر اکتفا کیا جائے) کے اصول پر چند سطور مرتب کر دی گئی ہیں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفٰی و سلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

امّا بعد: بہشتیوں کی علامتیں (قرآنِ حکیم)

(۱)

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْھَا وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰہِ لَھُمُ الْبُشْرٰی ج فَبَشِّرْ عِبَادِ ہ

اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ اُن کو پوجیں (مراد غیر اللہ کی عبادت ہے) اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف۔ اُنکو ہے خوشخبری۔ سو تُو خوشخبری سُنا دے

(زمر۔ع ۲۔پ ۲۳) ✦ میرے بندوں کو ✦

خلاصہ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اپنی ہر ضرورت کے لئے فقط اسی کے دروازے پر جاتے ہیں ✦

(۲)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ کامیاب ہو گئے ایمان والے ✦

(مؤمنون۔ع ۱۔پ ۱۸)

خدا تعالےٰ کے حکموں کو دل سے سچا ماننے والے اور زبان سے اقرار کرنے والے

(۳)

اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ (مؤمنون ع۔پ ۱۸) جو اپنی نماز میں عاجزی کرنیوالے ہیں ✦

عاجزی سے نماز پڑھنے والے ✦

(۴)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (ایضاً) اور جو نکمی بات پر دھیان نہیں کرتے ✦

بے فائدہ کاموں سے بچنے والے ✦

(۵)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ اور جو زکواۃ دیا کرتے ہیں ✦

فَاعِلُوْنَ ۝ (مؤمنون ع پ ۱۸)

اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے ؛

(۶)

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ (ایضاً)	اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت کرنے والے ہیں ؛

زنا سے بچنے والے ؛

(۷)

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ (ایضاً)	اور جو اپنی امانتوں اور اپنے اقرار کا خیال رکھنے والے ہیں ؛

امانت میں خیانت نہ کرنے والے اور وعدے کے پکے ؛

(۸)

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ (ایضاً)	اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ؛

نمازوں کو پابندی سے ادا کرنے والے ؛

(۹)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ	اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر عاجزی سے۔ اور جب

هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝	بات کرنے لگیں اُن سے بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت (فرقان ع پ ۱۹)

اکڑفوں سے بچنے والے اور بیہودہ گوئی کا جواب نہ دینے والے ۔

(۱۰)

وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ۝ (فرقان ع ۶ - پ ۱۹) ۔	اور جو اپنے رب کے آگے راتوں کو سجدے اور قیام میں گزار دیتے ہیں ۔

رات کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے والے۔ یہ اُن کے سچے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔ کیونکہ ریاکار کو یہ نعمت نصیب نہیں ہوتی ۔

(۱۱)

وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ (فرقان ع ۶ - پ ۱۹)	اور وہ جو کہتے ہیں اے رب! ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب۔ بے شک اس کا عذاب بڑی چپٹی ہے ۔

عذابِ دوزخ سے پناہ مانگنے والے ۔

(۱۲)

وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ	اور وہ کہ جب خرچ کرنے لگیں

يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥ (فرقان ع ۶ - پ ۱۹)

نہ اڑا دیں اور نہ تنگی کریں۔ اور ہے اس کے بیچ ایک سیدھی گزران *

ہر جگہ صحیح اندازے سے خرچ کرنے والے *:

(۱۳)

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ٥ (ایضاً)

اور وہ جو نہیں پکارتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو۔ اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کی اللہ تعالیٰ نے۔ مگر جہاں چاہیئے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو کوئی کرے یہ کام وہ بھڑے گناہ سے

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ بنانے والے

قتل ناحق سے بچنے والے

زنا سے پرہیز کرنے والے *:

(۱۴)

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ٥ (ایضاً)

اور جو شامل نہیں ہوتے جھوٹے کام میں۔ اور جس وقت گزرتے ہیں ساتھ بیہودہ کے گزرتے ہیں شریفانہ *

جھوٹی گواہی وغیرہ سے بچنے والے۔
بُرائی کے پاس سے شریفانہ گزر جانے والے +

(۱۵)

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ	اور وہ کہ جب اُن کو سمجھائیے
رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا	اُن کے رب کی باتیں۔ نہ ہو
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ (فرقان ع ۶ پ ۱۹)	پڑیں اُن پر بہرے اندھے +

احکام الٰہی کو پوری توجہ سے سمجھنے والے +

(۱۶)

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا	اور وہ جو کہتے ہیں اے رب
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا	دے ہم کو ہماری عورتوں کی
وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ	طرف سے اور اولاد کی طرف سے
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ	آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہم کو
اِمَامًا ۝ (فرقان ع ۶ پ ۱۹)	پرہیزگاروں کا پیشوا +

اپنی بیوی اور بچوں کی نیکی کے خواہاں اور پرہیزگاری میں سب سے اول رہنے کے خواہشمند +

(۱۷)

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ	وہ جو صبر کرنے والے ہیں اور
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ	سچے۔ اور فرمانبرداری کرنے والے

وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ (اٰل عمران ع ۲ : پ ۳) | اور خرچ کرنے والے اور پچھلی رات میں بخشش مانگنے والے ✦

راہِ حق میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کرنے والے۔ ہمیشہ سچ بولنے والے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم میں چلنے والے۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے۔ سحر کے وقت اللہ تعالےٰ سے معافی مانگنے والے ✦

(۱۸)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ج (آل عمران ع ۱۴ پ ۴) | جو خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصّہ اور معاف کرنیوالے ہیں لوگوں سے۔ اور اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے نیکی والوں کو ✦

آسودہ حالی اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے۔ غصّے کو پی جانے والے۔ لوگوں کو معاف کرتے والے ✦

(۱۹)

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ | پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے

سَبِیۡلِیۡ وَ قٰتَلُوۡا وَ قُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَ لَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ۝ (آل عمران ع ۲۰ پ ۴)

اور میری راہ میں ستائے گئے۔ اور لڑے اور مارے گئے۔ اُن سے اُن کی بُرائیاں دُور کر دُونگا۔ اور باغوں میں داخل کرونگا جن کے نیچے بہتی ندیاں۔ بدلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کے ہاں سے اچھا بدلہ ہے ٭

خُدا پرستی کے باعث گھروں سے نکالے جانے والے۔ اللہ تعالےٰ کے راستے میں تکلیف اُٹھانے والے۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں لڑنے والے۔ شہید ہونے والے ٭

―――― (۲۰) ――――

وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۘ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ

اور ایمان والے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ سکھاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری سے۔ اور قائم رکھتے ہیں نماز کو۔ اور دیتے ہیں زکوٰۃ۔ اور اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ وہ لوگ

سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ — اللہ تعالےٰ اُن پر رحم کریگا۔ البتہ
عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ (توبہ ع ۹ پ ۱۰) — اللہ زبردست حکمت والا ہے +

ایمان دار۔ نیکی کا حکم کرنے والے۔ برائی سے روکنے والے۔ نماز کی پابندی کرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کے فرمانبردار +

(۲۱)

وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ (رعد ع ۳ پ ۱۳)

اور وہ جو جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور سخت عذاب کا اندیشہ رکھتے ہیں +

اپنے تعلقات کو عمدگی سے نباہنے والے۔ خدا تعالےٰ سے ڈرنے والے۔ اللہ تعالےٰ کے سخت حساب سے خوف کھانے والے +

(۲۲)

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ۝ (مریم ع ۴ پ ۱۶)

وہ بہشت ہے جو ہم اپنے بندوں میں سے میراث دینگے جو کوئی پرہیزگار ہوگا +

بہشت کے وارث وہ لوگ ہیں جو ہر ایسی چیز سے بچتے ہیں جو انسان کے تعلق باللہ کو خراب کرنے والی ہو ٭

بہشتیوں کی علامتیں (احادیث شریفہ)

(۱)

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لِحْیَیْہِ وَ مَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنُ لَہُ الْجَنَّۃَ (رواہ البخاری)	سہل رضؓ بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کا میرے لئے ضامن ہو جائے۔ میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہو جاتا ہوں (بخاری)

یعنی جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کریگا وہ بہشتی ہوگا۔ کیونکہ اکثر گناہ انہی دو چیزوں سے ہوتے ہیں ٭

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں

وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَآ اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ (رواه الترمذی)

معلوم ہے زیادہ تر کونسی چیز لوگوں کو بہشت میں پہنچائیگی اللہ تعالےٰ سے ڈرنا اور عادتوں کا اچھا ہونا (ترمذی)

(۳)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَ اَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَ اَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ (رواه احمد و البيهقی)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا: تم میرے لئے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ۔ میں تمہارے لئے بہشت کا ضامن ہو جاتا ہوں (۱) ہمیشہ سچ بولو۔ (۲) اپنے وعدے کو ہمیشہ پورا کرو (۳) امانت کو ہمیشہ پورا ادا کرو۔ (۴) اپنی شرمگاہ کی حفاظت رکھو (کہ بے جا نہ صرف ہو) (۵) اپنی نگاہ نیچی رکھو (ناجائز نگاہ کہیں نہ پڑے)۔ (۶) اپنے ہاتھوں کو روکو (ان سے کوئی برا کام نہ ہو) (احمد و بیہقی)

(۴)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِمَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰے وَلَدِھِمَا؟ قَالَ : ھُمَا جَنَّتُکَ وَ نَارُکَ (رواہ ابن ماجہ) ۔

ابی امامہؓ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا :- وہی تیری بہشت اور دوزخ ہیں (ابن ماجہ)۔

یعنی اگر انہیں راضی کر کے دعائیں لیں۔ تو تیرے لئے بہشت ہے اور اگر ستایا تو دوزخ۔

(۵)

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ : اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَ لِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَ اَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰے وَ فَرَّجَ بَیْنَھُمَا شَیْئًا (رواہ البخاری) ۔

سہلؓ بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں اس طرح ہونگے۔ یتیم خواہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار۔ آپ نے تشہد کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ (اشارہ فرماتے وقت) آپ نے ان دونوں کو ذرا جدا جدا کھڑا کیا (بخاری)۔

(٦)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَ رَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ" فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ، حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَ مَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ

ابن عباس رضـ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے کھانے پینے میں یتیم کو شریک کر لیا۔ اللہ تعالےٰ نے اُس کے بہشت میں جانے کا قطعی فیصلہ فرما دیا۔ مگر ایسا گناہ کر بیٹھے جو کسی حالت میں بخشا ہی نہ جائے۔ (ایسا گناہ شرک ہی ہے) اور جس شخص نے تین بیٹیاں یا تین بہنیں پرورش کیں۔ پھر اُنہیں ہر طرح کا سلیقہ سکھایا اور اُن پر رحم کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اُنہیں اس کی خدمت سے بے پروا کر دیا۔ (مثلاً شادی ہو گئی) ایسے شخص کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے

قَالَ عَیْنَاہُ (رواہ فی شرح السنۃ) ٭

بہشت کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اور اگر دو ہوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ یا دو (بیٹیاں یا بہنیں ہوں۔) اگر ایک کے متعلق سوال کیا جاتا۔ تو آپؐ ایک کا بھی یہی جواب فرماتے۔ اور جس شخص کی دو پیاری چیزیں اللہ تعالےٰ چھین لے۔ اس کے لئے بہشت لازم ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! دو پیاری چیزوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ دو آنکھیں (شرح السنہ) ٭

(۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَأْدُھَا وَ لَمْ یُھِنْھَا وَ لَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْھَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ ابو داؤد) ٭

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے گھر میں بیٹی ہو پھر نہ اسے زندہ زمین میں دفن کیا (عرب میں یہ رسم تھی) اور نہ اسے ذلیل سمجھا اور نہ اپنے بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دی (یعنی کھانے پینے یا عزت میں) اسے اللہ تعالےٰ بہشت میں داخل کریگا (ابوداؤد) ٭

ALMARIFAT

(۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِیَ فِی النَّارِ - قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَاِنَّهَا تُصَدِّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا - قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ (رواہ احمد و البیہقی فی شعب الایمان)

ابی ہریرہ رض سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! فلاں عورت کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بڑی نمازیں پڑھتی ہے بڑے روزے رکھتی ہے اور بڑی خیرات دیتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ اپنی زبان سے (یعنی گالی گلوچ سے) اپنے ہمسایوں کو بڑا ستاتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی اُس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! فلانی عورت کے متعلق مشہور ہے کہ وہ (پہلی عورت سے) روزے کم رکھتی ہے۔ خیرات کم کرتی ہے اور نمازیں کم پڑھتی ہے (یہ مطلب نہیں ہے کہ فرض بھی قضا کرتی ہے بلکہ نفلی نماز۔ نفلی روزہ اور نفلی صدقہ میں کم ہے) اور وہ پنیر کے ٹکڑے

(یعنی بچے کھچے واللہ اعلم) خیرات کرتی ہے اور وہ اپنے ہمسایوں کو زبان سے ایذا نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا۔ وہ بہشت میں جائیگی (احمد و بیہقی) ٭

(۹)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُّرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ٭

انس رض سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کا کام کردیا تاکہ اُسے خوش کرے۔ تو اُس نے مجھے خوش کیا۔ اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللہ (تعالےٰ) کو خوش کیا۔ اور جس نے اللہ (تعالےٰ) کو خوش کیا۔ اللہ (تعالےٰ) اُسے بہشت میں داخل کرے گا ٭ (بیہقی)

(۱۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ

انس رض سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص سوائے شہید کے بہشت میں داخل ہونے کے بعد دُنیا میں

يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَ لَهٗ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ (متفق علیہ)

آنا پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ اُسے بہشت میں ساری نعمتیں حاصل ہیں۔ شہید اُس عزّت کے باعث جو اُسے وہاں ملی ہے چاہتا ہے کہ دُنیا میں آئے اور دس دفعہ قتل کیا جائے (متفق علیہ) ۔

(۱۱)

عَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) ۔

ابی عبس رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی انسان کے پاؤں اللہ تعالےٰ کی راہ میں غبار آلودہ ہوں۔ پھر وہ دوزخ میں جائے (بخاری)

(۱۲)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ

ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالےٰ کے ڈر سے رویا۔ وہ دوزخ میں نہیں داخل ہوگا۔ یہاں تک

ALMARIFAT

لَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ (رواہ الترمذی)۔

کہ دودھ تھنوں میں واپس جائے (یعنی جس طرح یہ ناممکن ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رونے والے کا دوزخ میں جانا ممکن نہیں)۔ اور کسی انسان پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی)۔

دوزخیوں کی علامتیں (قرآن مجید)

(۱)

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۶ - پ ۴)

اب ہم کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالینگے۔ اس واسطے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھیرایا جس کی اس نے سند نہیں اتاری۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کے رہنے کی بری جگہ ہے۔ (خلاصہ) اللہ تعالیٰ کی صفتوں (مثلاً خالق۔ مالک۔ رازق۔ نافع۔ ضار) میں دوسرے کو شریک بنانا شرک ہے اور اس کی سزا دوزخ ہے۔

(۲)

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ۝ (نساء ع ۱۳ پ ۵)

اور جو کوئی مسلمان کو جان کر مار ڈالے۔ تو اُس کی سزا دوزخ ہے۔ اس میں ہمیشہ رہنے والا۔ اور اللہ تعالےٰ اُس پر غضبناک ہوا اور اُس پر لعنت کی اور اُس کے واسطے بڑا عذاب تیار کیا +

قصاص یا رجم میں قتل کرنے کا حق فقط مسلمان بادشاہ کو حاصل ہے۔ ویسے اگر کوئی مسلمان کو مار دیگا تو اُس پر خدا تعالےٰ کا غضب اور لعنت نازل ہوگی۔ اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے +

(۳)

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۝ (نساء ع ۲۱ - پ ۵) +

منافق آگ کے سب سے نیچے درجے میں ہیں۔ اور تو اُن کے واسطے ہرگز مددگار نہ پاوے گا +

دل میں اسلام کا مخالف اور بظاہر موافق ہونا نفاق ہے۔ اور اس کی سزا دوزخ ہے +

ALMARIFAT

(۴)

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ (مائدہ ع ۱۱ پ ۶)

اور جو منکر ہوئے اور ہماری آیتیں جھٹلانے لگے۔ وہ دوزخی ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے حکم ماننے سے انکار کرنا بلکہ یہ کہنا کہ یہ حکم ہی غلط ہے۔ اس کی سزا دوزخ ہے ؀

(۵)

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (توبہ ع ۵ پ ۱۰) ؀

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے۔ سو اُنہیں درد ناک عذاب کی خوشخبری سُنا دے ؀

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزا دوزخ ہے ؀

(۶)

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا

جو لوگ ہمارے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔ اور دُنیا کی زندگی پر راضی ہوئے اور اُسی پر چین پکڑا۔ اور جو ہماری قدرتوں سے

غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰاھُمُ — غافل ہیں۔ ایسوں کا ٹھکانا
النَّارُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ — آگ ہے اُس کے بدلے جو
(یونس ع ۱۔ پ ۱۱) — کماتے تھے ❊

قیامت کا انکار کرنے والا اور دُنیا کی زندگی پر مطمئن ہونے والا دوزخی ہے ❊

——(۷)——

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ — جو میرے بندے ہیں تمہیں
عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ — اُن پر زور نہیں۔ مگر جس
اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَ — نے تیری پیروی کی گمراہوں
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ — میں سے۔ اور دوزخ پر ان
اَجْمَعِیْنَ ۝ (حجر ع۳ پ۱۴) — سب کا وعدہ ہے ❊

عبادت یا لین دین کے معاملات یا رسم و رواج میں قانونِ اسلام کی مخالفت کرنے والا شیطان کا تابعدار ہوگا اور دوزخ میں جائیگا ❊

——(۸)——

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا — اور نہ مقرر کر اللہ تعالےٰ کے
اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ — ساتھ معبود۔ پس ڈالا جائے گا
مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ — دوزخ میں ملامت کیا ہوُا۔
(بنی اسرائیل ع ۴۔ پ ۱۵) — راندہ ہوُا ❊

اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت (مثلاً نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا۔ یا اس سے ڈر کر اُس کے نام کی اُسے راضی کرنے کے لئے خیرات کرنا) کرنے والا دوزخی ہے ۔

(۹)

وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ نَارًا خَالِدًا فِیۡہَا وَ لَہٗ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝ (نساء ع ۲ - پ ۴)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اُس کی حدوں سے گزر جائے۔ اُسے آگ میں داخل کرے گا۔ اُس میں ہمیشہ رہنے والا۔ اور اُس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔

اِس آیت سے پہلے قانونِ میراث ذکر کیا گیا ہے۔ جو شخص اپنی جائداد شریعت کے مطابق تقسیم نہ کرے۔ اُس کی سزا دوزخ ہے ۔

(۱۰)

وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی

اور جو کوئی رسولؐ کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اُس کیواسطے ہدایت ظاہر ہوئی۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر

وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ	ہو لیا۔ ہم اُسے اُدھر ہی متوجہ
مَصِيْرًا ۵ (نساء ع ۱۷ پ ۵)	کرینگے جدھر متوجہ ہوا اور اُسے

دوزخ میں داخل کرینگے۔ اور بہت بُری جگہ پہنچا ٭

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے طریقے کے خلاف کرنے کی سزا دوزخ ہے ٭

(۱۱)

وَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ	اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کا عہد پکا
اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ	کرنے کے بعد توڑتے ہیں۔ اور
يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ	کاٹتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے
اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ	کو کہا اور زمین میں فساد کرتے
فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ	ہیں۔ ایسے لوگوں پر لعنت ہے
اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۵	اور اُن کے لئے بُرا گھر
(رعد ع ۳۔ پ ۱۳)	ہے ٭

بندگی کا عہد کر کے توڑنے والے۔ قطع رحم وغیرہ کرنے والے۔ زمین میں فساد کرنے والے دوزخی ہیں ٭

(۱۲)

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ	یہ بدلا ہے اُن کا دوزخ بسبب

بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا	اس کے کہ اُنہوں نے کفر کیا اور
اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝	میری آیتوں اور پیغمبروں پر
(کہف۔ ع ۱۲۔ پ ۱۶)	ٹھٹھا کیا +

خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے پیغامبروں اور اُس کے حکموں پر ٹھٹھا کرنے والے دوزخ میں جائیں گے +

(۱۳)

وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ	اور جو شخص روگردانی کریگا
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ع	اُس کو دردناک عذاب
(فتح۔ ع ۲۔ پ ۲۶)	کی سزا دیگا +

حکم الٰہی کو سمجھ کر تعمیل سے جی چرانا توَلّی کہلاتا ہے ایسے آدمی کے لئے دردناک سزا ہے*

(۱۴)

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ لا وَاٰثَرَ	سو جس شخص نے سرکشی کی
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ لا فَاِنَّ	ہوگی۔ اور دُنیاوی زندگی کو
الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ط	ترجیح دی ہوگی۔ سو اُس کا
(نازعات۔ ع ۲۔ پ ۳۰)	ٹھکانا دوزخ ہے +

جس شخص نے دُنیا کی زندگی کو محبوب بنایا اور خدا تعالےٰ سے سرکش ہوا اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے +

ALMARIFAT

دوزخیوں کی علامتیں (احادیثِ شریفہ)

(۱)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ (رواہ مسلم)

حذیفہ رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں چغلی خور داخل نہیں ہوگا (مسلم)

اگرچہ کفار کی طرح ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔ البتہ چغلی خور کی سزا دوزخ ہے ؎

(۲)

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ (رواہ الدارمی)

عمار رضؓ سے روایت ہے۔ جو شخص دُنیا میں دو رُخا ہوگا۔ قیامت کے دِن اُس کی زبان آگ کی ہوگی (دارمی) ؎ دو رُخا وہ شخص ہے۔ جو روبرو تو بڑی دوستی کا اظہار کرے اور پسِ پشت زہر اُگلے ؎

(۳)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے۔

ALMARIFAT

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع رحم کرنے والا بہشت میں نہیں جائیگا (بخاری و مسلم) * قطع رحم سے یہ مراد ہے کہ رشتہ داروں سے بدسلوکی سے پیش آنے والا*

(۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَ لَا مُدْمِنُ خَمْرٍ (رواہ النسائی والدارمی)

عبداللہ رض بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان کرکے جتلانے والا اور قطع رحم کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا بہشت میں نہیں جائیگا (نسائی، دارمی)

(۵)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (رواہ مسلم)

انس رض سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ہمسائے اُس کی تکلیفوں سے محفوظ نہیں رہتے وہ بہشت میں نہیں

جائے گا (مسلم) ۔

(۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ؛ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ، دَخَلَ النَّارَ

(رواہ احمد وابو داؤد)

ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام وکلام میں قطع تعلق کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیا پھر ایسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں جائے گا (احمد وابوداؤد) ۔

(۷)

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُکْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ یُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَ مَنْ کُسِیَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ

مستوردؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے سبب سے لقمہ کھایا تو اللہ تعالے اُسے دوزخ سے ویسا ہی کھلائیگا۔ اور جسے کسی مسلمان کے سبب سے کپڑا پہنایا گیا

مُّسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَکْسُوْہُ مِثْلَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ وَ مَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَّقَامَ سُمْعَۃٍ وَّ رِیَآءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ لَہٗ مَقَامَ سُمْعَۃٍ وَ رِیَاءٍ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رواہ ابو داؤد)

تو اللہ تعالےٰ اُسے ویسا ہی دوزخ سے کپڑا پہنائے گا۔ اور جو شخص کسی آدمی کے سبب سے اپنے آپ کو سُنانے اور دکھانے کی جگہ پر کھڑا کرے۔ تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُس کے سُنانے اور دکھانے کے لئے کھڑا ہوگا (ابوداؤد)

مثلاً زید اور عمرو آپس میں دُشمن ہیں۔ بکر زید کے پاس جاکر عمرو کی بُرائیاں بیان کرتا ہے۔ اسلئے زید بکر کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے یا اُسے ہدیۃً کپڑا پہناتا ہے تو بکر کی سزا دوزخ ہوگی۔ حدیث شریف میں جو تیسرا شخص ذکر کیا گیا ہے اُس کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی امیر آدمی پر اثر ڈالنے کے خیال سے کوئی شخص نیکبخت۔ پرہیزگار متقی۔ فقیر بن جاتا ہے تاکہ وہ اِس کا معتقد ہو جائے۔ اور اُسے مال و متاع دے۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُس کے مکر و فریب کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردے گا۔

(۸)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بات نہیں کریگا۔ اور نہ اُنہیں گناہوں سے پاک کریگا اور ایک روایت میں ہے اور نہ اُن کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیگا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی اور جھوٹا بادشاہ اور غریب متکبّر (مسلم)۔

(۹)

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ

اُسامہؓ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ اُس کی انتڑیاں باہر نکل آئینگی ۔ پھر وہ اپنی انتڑیوں کے گرد ا گرد پھریگا۔ جس طرح گدھا چکی

النَّارِ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْ
فُلَانُ مَاشَأْنُكَ اَلَیْسَ
كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ
قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ
وَاَنْهٰكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاٰتِیْهِ (متفق علیہ)

کے چاروں طرف پھرتا ہے۔
(عرب میں خراس میں بجائے بیل
کے گدھا جوتا جاتا ہے) دوزخی اکٹھے
ہو کر اُس سے کہینگے اے فلانے
تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی
کا حکم کیا کرتے تھے اور بُرائی
سے روکا کرتے تھے۔ وہ کہیگا۔
میں تمہیں نیکی کا حکم کیا کرتا
تھا اور خود وہ کام نہیں کرتا تھا۔ اور تمہیں بُرائی
سے روکا کرتا تھا اور خود وہی کام کرتا تھا (متفق علیہ)

دوزخ سے بچنے کا طریقہ

برادرانِ ملت! جن جرموں کی سزا آپ سُن چکے ہیں
کہ دوزخ ہے۔ اگر اِن گناہوں کے ہونیکے بعد آپ چاہیں کہ
دوزخ کی سزا سے بچ جائیں۔ تو اُس کا طریقہ یہ ہے کہ
گناہ ہونے کے بعد دل میں شرمندگی پیدا ہو۔ اور سچّے
دل سے پختہ عہد کرلیں کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرینگے۔
اِسی کا نام توبہ ہے۔ اِس ارادے سے دروازۂ الٰہی پر
بخشش کیلئے ہاتھ پھیلائینگے تو خالی نہیں آئینگے عن سلمانؓ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا (رواہ الترمذی و ابوداؤد)۔

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارا رب بہت بڑی شرم والا ہے۔ سخی ہے۔ اپنے بندے سے اسے شرم آتی ہے۔ جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف اٹھائے اور وہ انہیں خالی واپس کردے۔ (ترمذی و ابوداود)

اگر مذکورۂ بالا طریقہ پر توبہ کرنے کے بعد پھر دوبارہ اسی گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ اور اسی طریقہ پر توبہ کرے تو پھر معافی مل جاتی ہے اور کسی شخص پر توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ جب تک سکرات موت کا غرغرہ شروع نہ ہو جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک (موت کا) غرغرہ شروع نہ ہو (ترمذی و ابن ماجہ)۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

تصدیقات علمائے کرام!

(۱) حضرت مولٰنا مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹیل کالج لاہور بظاہر تو ہر ایک آدمی کا یہی تمنا ہے کہ میں جنت میں جاؤں جیسا کہ ارشاد باریتعالٰی سے واضح ہوتا ہے وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاری تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین مگر جنت میں جانے کیواسطے دلیل کی ضرورت ہے جب انسان صرف زبانی دعوی کرے اور کوئی عملی ثبوت پیش نہ کرے تو وہ مستوجب جنت نہیں ہوسکتا بہت سے لوگ اپنے حسن اعتقاد سے جنت کے خواستگار تو ہیں اور اپنے معلومات کی بنا پر سعی بھی کرتے ہیں مگر علم سے بہرہ ور نہ ہونے کے باعث اکثر غلط اعمال میں گرفتار اور بری عادات کے پابند بنے رہتے ہیں ضروری تھا کہ ایسے لوگوں کی رہنمائی کیجائے اور ان کو آگاہ کیا جائے کہ فلاں فلاں عمل جنت تک پہنچانے میں مدد دیتا ہے۔ اور فلاں عمل جنت سے بعید اور جہنم کے قریب پہنچا دیتا ہے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جناب مولٰنا احمد علی صاحب نے یہ رسالہ ارقام فرمایا۔ تاکہ عوام پر حجت قائم ہوجائے۔ جزاہ اللہ جزاء الخیر عنی وعن المسلمین اور قارئین کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ نجم الدین +

(۲) حضرت مولینا مولوی ابو محمد احمد صاحب مرحوم امام مسجد صوفی لاہور خاکسار نے اس رسالہ کو بغور اول سے آخر تک پڑھا اللہ تعالٰی مؤلف رسالہ کو جزاء خیر دے جنہوں نے باوجود اختصار رسالہ نہایت وضاحت سے اس غلط فہمی کو زائل کردیا جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔ ہر شخص اور ہر گروہ اپنے آپ کو جنت کا وارث سمجھتا ہے اور اپنے مخالف کو جہنمی ٹھیراتا ہے۔ لیکن اللہ تعالٰی فرماتا ہے لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب من یعمل سوءا یجز بہ۔ یعنی نہ تمہاری آرزوؤں پر مدار کار ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو برائی کریگا۔ بدلہ پائیگا۔ یہ مختصر رسالہ آئینہ ہے ہر ایک کو اس آئینہ میں اپنا چہرۂ دل دیکھ لینا چاہیئے معلوم ہو جائیگا کہ جنتی ہے یا جہنمی اللہ تعالٰی مجھے اور سب مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ اہل جنت کے اوصاف و اخلاق سے متصف ہوں اور اہل جہنم کے اوضاع و اطوار سے دور رہیں (آمین) وانا العبد العاجز ابو محمد احمد عفی عنہ؛

(۳) حضرت مولینا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد صدر میاں میر طالبین فلاح ونجات کے لئے عربی زبان میں تو بیحد ذخیرہ ترغیب وترہیب کا اور اخلاق حمیدہ کے تحصیل کیلئے بے انتہا اقوال قرآن وحدیث کے پاکیزہ ارشادات موجود ہیں۔ مگر تکاسل وتجاہل کا پردہ توسیع نظر کو مانع ہورہا ہے بنابریں ضروری تھا۔ کہ اختصار کے طور پر عام فہم زبان میں ان اعمال وعلامات کو جمع کیا جاتا جو انسان بالخصوص مسلمان کی دائمی نجات کیلئے قوی ترین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالٰے جزائے خیر دے حضرت مولینا احمد علی صاحب قبلہ کو جو اتنی مصروفیتوں کے باوجود بھی اس اہم فریضہ کی سرانجام دہی میں مصروف رہے ہیں اور اللہ تعالٰے مسلمانوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے عبدالعزیز عفا اللہ عنہ؛ +

(۴) حضرت مولینا مولوی عبدالعزیز صاحب مدرس مسجد شاہی لاہور۔
میں نے یہ رسالہ شروع سے اخیر تک پڑھا۔ میری رائے میں جو انسان ذرا بھی عقل رکھتا ہے تو اس رسالہ کے پڑھنے کے بعد وہ اپنے آپ کو فوراً معلوم کرسکتا ہے کہ میں کس زمرہ اور گروہ میں داخل ہوں مولٰنا موصوف نے اس چھوٹے سے رسالے کے اندر ایسی آیات و احادیث درج

فرمائی ہیں کہ اگر اُن پر تھوڑا سا غور و خوض کیا جائے تو اس سے بہت کچھ عبرت و نصیحت
حاصل ہو سکتی ہے باریتعالےٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسے اعمال و افعال کی توفیق عطا فرمائے۔
کہ جس سے جنت کا استحقاق اور جہنم سے اجتناب ہو عبدالغفار عفی

(۵) حضرت مولینا مولوی عبدالحنان صاحب فاضل دیوبند و امام مسجد آسٹریلیا لاہور
الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ اما بعد احقر نے رسالہ موسومہ بہشتی اور دوزخی کی پہچان
مؤلفہ حضرت مولینا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین ادام اللہ فیوضہم اول سے آخر تک دیکھا
تو معلوم ہوا کہ مولینا موصوف نے مسلمانوں کی حیات مستعار کو سنوارنے میں آیات اللہ البینات و
احادیث سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرما کر بہشتی اور دوزخی کو ایک دوسرے سے بالکل ممیز اور
جدا کر دیا۔ اور قرآن عزیز نے بھی اس امتیاز کو اپنے زرین الفاظ میں یوں پیش فرمایا ہے (لا
یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون) مسلمانوں کو
بہشت کی طرف رہنمائی کرنے اور دوزخ سے بچانے میں یہ رسالہ انشاء اللہ تعالےٰ خضر راہ ہو گا دعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ و تبارک حضرت مولینا کی مساعی جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے اور گم گشتگان صراط جنت الفردوس
کو اس رسالہ سے مستفید فرما کر (فان الجنۃ ھی الماوی) کے آخری اور بہترین ٹھکانے تک پہنچائے آمین
ثم آمین۔ احقر عبدالحنان عفا اللہ عنہ

(۶) حضرت مولینا مولوی محمد عبداللہ صاحب فاروقی مدرس اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور
حق سبحانہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق "وذکر فان الذکری تنفع المومنین" ایسا کون سا
مسلمان ہے جسے رستگاری و نجات کے سلسلے میں شرعی ہدایات و وصایا کی جستجو نہ ہو اور جو تذکیر و
توبیخ سے مستفید ہونے کیلئے بیتاب نہ ہو۔ یوں تو قرآن حکیم و ارشادات نبی امی علی صاحبہا
الصلوٰۃ والسلام اسی تشنگی تلاش کے لیئے سرمایہ تسکین ہیں۔ لیکن عام مسلمانوں کی علوم دینیہ سے
بے خبری و بیگانگی کے پیش نظر حضرت مولینا احمد علی صاحب دامت برکاتہم نے بہشتی اور دوزخی
کی پہچان" نامی مختصر مگر جامع رسالہ تالیف فرما کر طالبانِ فوز و فلاح دینی و دنیوی پر ایک بہت بڑا
احسان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مولینا کے فیضہم کے اس شغف خدمتِ تبلیغ کو مضاعف فرما کر اسے ذریعہ
رہنمائی و ترقی ٹھہرائیں۔ اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔
خاکسار محمد عبداللہ عفی عنہ فاروقی

(۷) حضرت مولینا مولوی قمر علی صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین
دروازہ شیرانوالہ لاہور۔ احقر نے یہ رسالہ بہشتی اور دوزخی کی پہچان مدونہ حضرت مولینا مولوی احمد علی صاحب
من اولہ الی آخرہ دیکھا جس موضوع کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولینا ممدوح نے خامہ فرسائی فرمائی ہے
واقعی حضرت ممدوح اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ضروریات زمانہ کے مناسب اگرچہ گاہے بگاہے
مختلف ٹریکٹ شائع ہوتے رہے ہیں مگر احقر کا یہ خیال ہے کہ یہ رسالہ اپنی جامعیت میں بے نظیر رسالہ ہے
جو کہ منصہ شہود پر آیا ہے اور جس کے لیئے تمام دنیا اسلام مولینا کی مرہون منت رہیگی اور
خاص حلقہ نیکو شان اسلام سے استدعا ہے کہ وہ مولینا کے اس ایثار کا خیر مقدم کریں۔
نیاز کیش:۔ قمر علی عفی اللہ عنہ

نوٹ:۔ آپنے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک بغور ملاحظہ فرما لیا انجمن خدام الدین کیطرف سے اسوقت تک مختلف مضامین
۳۲ رسالہ جات آٹھ لاکھ بیس ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر رجسٹرڈ پیکٹ منگوا لیجئے